روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴ / ۳۹	سوموار ۳ رمضان ۱۴۰۹ھ ۔ ۱۰ شہادت ۱۳۶۸ ہش ۔ ۱۰ اپریل ۱۹۸۹ء	نمبر ۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" کلام الٰہی کے نزول کا قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوّتِ قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے جس پر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے اسی قدر قوّت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا ۔ اس لیے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا ۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوّت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی ۔ اور تمام مقاماتِ کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے ۔ اس مقام پر قرآن شریف جو آپؐ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے ۔ اور جیسے نبوّت کے کمالات آپؐ پر ختم ہو گئے اسی طرح اعجازِ کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے ۔ آپؐ خاتم النبیّین ٹھہرے اور آپکی کتاب خاتم الکتب ٹھہری ۔ جس قدر مراتب اور وجوہ اعجازِ کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپکی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے ۔

یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت ، کیا باعتبار ترتیبِ مضامین ، کیا باعتبار تعلیم ، کیا باعتبار کمالاتِ تعلیم ، کیا باعتبار ثمراتِ تعلیم ۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی بلکہ عام طور پر نظیر طلب کی ہے ۔ یعنی جس پہلو سے چاہو مقابلہ کرو ۔ خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت ، خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد ، خواہ بلحاظ تعلیم ، خواہ بلحاظ پیشگوئیوں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں ۔ غرض کسی رنگ میں دیکھو یہ معجزہ ہے ۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶ ۔ ۳۷)

" تم پر خدا تعالیٰ کی محبّت سب سے بڑھ کر پوری ہوئی ہے ۔ تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو یہ کہہ سکے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا ہے ۔ پس تم خدا تعالیٰ کے الزام کے نیچے ہو اس لیے ضروری ہے کہ تقویٰ اور خشیت تم میں سب سے زیادہ پیدا ہو ۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں مختلف طریقوں اور پہلوؤں سے اس سلسلہ کی حقانیت کو ثابت کیا ہے اور بتایا ہے ، یہاں تک کہ ہر ایک قصّہ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے مثلاً ذوالقرنین کا قصّہ ہے ۔ اس میں اسکی پیشگوئی ہے ۔ چنانچہ قرآن شریف کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالقرنین مغرب کی طرف گیا تو اسے آفتاب غروب ہوتا نظر آیا ۔ یعنی تاریکی پائی اور ایک گدلا چشمہ اس نے دیکھا وہاں پر ایک قوم تھی ۔ پھر مشرق کی طرف چلتا ہے تو دیکھا کہ ایک ایسی قوم ہے جو کسی اوٹ میں نہیں اور وہ دھوپ سے جلتی ہے ۔ تیسری قوم ملی جس نے یاجوج ماجوج سے بچاؤ کی درخواست کی ۔ اب یہ بظاہر تو قصّہ ہے لیکن حقیقت میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جو اس زمانہ سے متعلق ہے ۔"

(ملفوظات جلد سوم صہ ۱۹۰)

اخبارِ احمدیہ

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ احباب کرام خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے بے انتہاء فضلوں اور رحمتوں سے نوازتے ہوئے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور کامیابی و کامرانی سے حضور کا ہر دینی منصوبہ مکمل فرمائے ۔

ولادت

عزیزم شیخ لطیف الرحمٰن صاحب ابن مکرم شیخ رفیق الرحمٰن اور عزیزہ طاہرہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیز نومولود کا نام عطاء الاوّل تجویز فرمایا ہے ۔

نومولود مکرم محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ انگلستان کا نواسہ ہے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی عمرِ دراز عطا فرمائے ۔ نیک اور خادم دین بنائے ۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔

درخواست دعا

● مکرم سید کلیم محمود صاحب اور ان کی بیگم محترمہ ڈاکٹر بشریٰ شریف صاحبہ بیرون ملک جا رہے ہیں ۔

● مکرم سید داؤد احمد شاہ صاحب ابن سید علی اکبر شاہ صاحب سانگلہ ہل کی اہلیہ گردوں کی بیماری کے باعث ہاسپٹل کمپلیکس اسلام آباد میں داخل ہیں ۔ حالت تشویش ناک ہے ۔

● مکرم محمد بلال صاحب ولد ناصر احمد صاحب سٹھیالوی اپنے بھائی فرید احمد کی اچانک وفات کے صدمہ کی وجہ سے بیمار ہو گئے ہیں اور فیصل آباد ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۔

● مکرم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منگلا کی بیوہ محترمہ خاتون بی بی صاحبہ کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے ۔

● مکرم مولانا عبدالرحمٰن صاحب بشر کا ملتان میں پراسٹیٹ گلینڈز کا اپریشن ہو چکا ہے ۔ مگر اپریشن کے بعد کچھ پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں ۔ آج کل ڈیرہ غازی خاں میں مقیم ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے ۔

محمد مصطفےٰ سید اصفیاء و فخر انبیاء و خاتم رسل و امام ورای امت
حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد : پرنٹر: قاضی منیر احمد : مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ - قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳ شہادت ۱۳۶۸ ہش ۱۰ اپریل ۱۹۸۹ء

سنہری حروف

ہم پاکستانی ہیں، پاکستان میں رہ رہے ہیں - یہاں کے سرد اور گرم جھیل رہے ہیں - اور جو کچھ ہم پر بیت رہی ہے اس سے ہمارے پیارے امام پوری طرح آگاہ ہیں - وہ ہمارے لئے دن رات دعائیں کرتے ہیں - اپنے ایک پیغام میں ہمارا یعنی پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا "جماعت پاکستان نے جس غیر معمولی صبر اور عزم اور بلند حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے یہ تاریخِ احمدیت کے سنہری حروف میں لکھے جانے والے ان مٹ باب ہیں جو بعد کے آنے والے زمانوں میں آج سے بھی بہت بڑھ کر روشن دکھائی دیں گے - آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی عظیم سعادتیں حاصل کی ہیں - جنہوں نے آپ کے مخدوش مقدر کو ہمیشہ کے لئے روشن کر دیا ہے"

ہمارا صبر، عزم اور بلند حوصلہ ایک خزانہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں عطا فرمایا ہے جس کے پاس تھوڑی سی بھی دولت ہوتی ہے وہ اس کی حفاظت کرتا ہے اور جس کو خزانہ مل جائے وہ تو چاہے گا کہ دن رات اس کا پہرہ دے اور کسی چور کو اس کی طرف آنکھ اٹھانے کی بھی جرأت نہ ہو سکے - پس ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اس کی حفاظت کریں اپنے صبر، عزم اور بلند حوصلہ کو نہ صرف قائم و دائم رکھیں بلکہ اسے ہر لحظہ اور ہر قدم بڑھانے کی سعی میں مصروف رہیں - جو چاہیں مشکلات آئیں - مصائب کے جو پہاڑ ٹوٹتے ہیں وہ ٹوٹیں لیکن ہمارا صبر عزم اور بلند حوصلہ انکو پاش پاش کر دے اور ہم اپنی جگہ پر اپنے سروں کو بلند کر کے کھڑے رہیں - اور اپنی منزل کی طرف بڑھتے رہیں

جشن تو روکا جا سکتا ہے خوشی کو روکے کون
بات نہ بے شک لب پر آئے دل کو ٹوکے کون
ہم نے مسیح کی ہمراہی میں سفر کیا صد سالہ
دے سکتا ہے ہمکو اونچ اور نیچ کے دھوکے کون

—— ابوالاقبال

غزل

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہان پوری یادگارِ حضرت امیر مینائی

حرم کی راہ بھی خالی نہیں خطراتِ پیہم سے
الٰہی کیا کروں بتخانے پر بت خانہ آتا ہے

مرے دل سے گئی ہے آرزو اُن کی نہ جائے گی
مگر میرا خیال اُن کو نہ آئے گا نہ آتا ہے

تری دھن میں چلا ہے لے کے دل لاکھوں تمنّائیں
بڑے پریوں کے جھرمٹ میں ترا دیوانہ آتا ہے

وہ میری اپنے دل سے گفتگو سُن کر یہ بول اُٹھے
کہ اس دیوانے کے پاس اور اک دیوانہ آتا ہے

زمانہ کروٹیں رہ رہ کے لیتا ہے تو لینے دو
مجھے اندازِ مایوساں نہ آئے گا نہ آتا ہے

وہ وحشی ہوں کہ جائے سوئے ویرانہ بلا میری
جہاں بھی ایک ہُو کہہ دوں وہیں ویرانہ آتا ہے

نگاہِ دور بیں میں سرد ہے ہنگامۂ عالم
جدھر جاتا ہوں استقبال کو ویرانہ آتا ہے

زیارت گاہ بن بیٹھا ہے اُن کا دیکھنے والا
کہ اک عالم کا عالم روز مشتاقانہ آتا ہے

غضب تھی شرحِ غم وہ سنگدل بھی سُن کے بول اُٹھا
اُسے آتا ہے افسوں جس کو یہ افسانہ آتا ہے

نہ چھوڑے گا مجھے تو اے غمِ ہر دو جہاں کب تک
ارے ہٹ جا خیالِ جلوۂ مستانہ آتا ہے

یہ حسرت لے گئی ہے مجھ کو سو بار اُن کے کوچہ میں
کہ وہ اک بار یہ کہہ دیں مرا دیوانہ آتا ہے

یہ فیضِ خاص ہے مختار ابنِ شاہِ[1] مینا کا
کہ لب پر شعر بن کر نعرۂ مستانہ آتا ہے

[1] اشارہ ہے حضرت امیر مینائی مرحوم کی طرف۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اُٹھتے جاتے ہیں

محترم میاں عبدالقیوم صاحب ایم۔ اے

آج سے تقریباً ۲۸ سال قبل کی بات ہے کہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال یا شاید کسی اور بزرگ کی وفات کے موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے الفضل میں ایک مضمون لکھا جس کا عنوان وہی تھا جو اس مضمون کا ہے۔ آپ نے بہت سے ابتدائی بزرگ رفیقوں کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ زمانہ کے امام کی صحبت سے فیض یافتہ دوست اب خال خال رہ گئے ہیں اور حضور کی براہ راست تربیت حاصل کرنے والے روحانی ستارے اب غروب ہوتے جا رہے ہیں اور ان کے ساتھ عشق و محبت للّٰہیت۔ عبادت و ذکر الٰہی۔ قربانی۔ خاکساری اور عاجزی کے اعلیٰ معیار کا سنہری دور ختم ہو رہا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ نئی نسل میں بھی یہ صفات پائی جاتی ہیں اور قیامت تک مخلصین پیدا ہوتے رہیں گے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کی بلاواسطہ صحبت سے فیض پانے والوں کا رنگ اور معیار کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ احمدیت کی اکناف عالم میں روز افزوں ترقی کو دیکھ کر حضرت صاحبزادہ صاحب کے اس مضمون کی طرف نگاہ چلی گئی اور خیال آیا کہ نئے آنے والے لوگوں کو جو دنیا کے ہر ملک سے تعلق رکھتے ہیں۔ (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے رفیقوں کی خوبیوں اور صفات سے بار بار مطلع کرنا ازبس ضروری ہے تا ان بزرگوں کے شمائل ان کے سامنے آتے رہیں اور ان کے تتبع میں من حیث الجماعت یہ متبرک اور سنہری دور ممتد ہوتا چلا جائے۔ اس عنوان پر کئی جہات سے روشنی ڈالی جا سکتی ہے۔ مثلاً چوٹی کے بزرگوں کی زندگی پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈالی جائے وغیرہ۔ تاہم اس مضمون میں پرانے رفیقوں کی خوبیوں کو عنوان بنا کر ان کے حالات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔ یہ مضمون تو بہت لمبا ہے۔ اور اس پر آئندہ زمانے میں خدا جانے کتنی تحقیق ہو اور کتنی ضخیم کتب تصنیف ہوں لیکن الفضل کی جسامت کو مدنظر رکھ کر صرف اشاروں اور کنایوں میں ہی کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ ان بزرگ ہستیوں کو دیکھ کر جو بات ایک دم ہمارے سامنے آتی تھی وہ ان کی خدا اس کے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے عشق و محبت ہے ان کا ایمان محض عقلی دلائل پر مبنی نہ تھا بلکہ عشق و محبت سے ممتیز کیا گیا تھا۔ وہ خدائے قادر مطلق کا ذکر کرتے تو محبت اور احترام سے کرتے خدا کے حسن اور احسان کا بار بار اظہار کرتے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرتے تو ان کے چہرہ اور الفاظ میں عشق کی چمک ہوتی اور جب وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بات کرتے تو ان کا رنگ ہی بدل جاتا۔ کیونکہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے زمانہ کو تو انہوں نے ایک لمبے عرصہ تک اپنی ظاہری اور باطنی آنکھ سے خوب مشاہدہ کیا ہوا تھا۔ حضور کے ذکر پر وہ کسی اور دنیا میں کھو جاتے۔ آنکھوں میں چمک آجاتی اور دیکھتے دیکھتے وہ بھیگ جاتیں۔ اور بعض اونچی آوازیں رونے لگ جاتے۔ مکرم خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ نے بتایا کہ ان کے والد محترم حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی حضور کے ابتدائی رفیقوں میں سے تھے حضور کی وفات کے بعد جب خلیفہ نورالدین صاحب باہر سے گھر آتے تو بیٹھک میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی فوٹو دیکھ کر رک جاتے فوٹو دیکھتے رہتے اور ساتھ ہی کہتے کہ ہمیں خیال نہیں تھا کہ حضور اتنی جلدی ہم سے جدا ہو جائیں گے۔ پھر حسرت سے کہتے کہ ہم نے حضور کی قدر نہ کی۔ اور پھر رونا شروع کر دیتے۔ جب بھی باہر سے گھر آتے ان کی یہی حالت ہوتی آخر ان کے عزیزوں نے وہ فوٹو کسی اور کمرہ میں آویزاں کر دی۔

یہ تو صرف ایک مثال ہے ہر اک رفیق اسی رنگ میں رنگین تھا۔ ان میں سے ہر اک یہی کہتا کہ ہم چاہے کیسی ہی پریشانی میں آتے حضور کا چہرہ دیکھتے ہی سب کلفتیں دور ہو جاتیں۔ طبیعت میں انشراح اور انبساط اور عزم پیدا ہو جاتا۔ حضور کی صحبت میں ہم دنیا و مافیہا سے دور ایک اور عالم میں پہنچ جاتے۔ دل ذکرِ الٰہی کی طرف مائل ہوتا اور دعا کی خاص توفیق ملتی۔ انہیں مامورِ زمانہ سے جو عشق تھا۔ ہماری کمزور قلم میں طاقت نہیں کہ اس کا صحیح نقشہ کھینچ سکے۔ کپورتھلہ کی ابتدائی جماعت اس عشق و محبت کا عجیب نمونہ تھی۔ ان میں منشی روڑے خاں کے عشق کی داستان رہتی دنیا تک دلوں کو گرماتی رہے گی حضرت فضل عمر کے الفاظ میں اس کا نقشہ دیکھئے حضور فرماتے ہیں:۔

"مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا اور نہیں بھول سکتا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گذرے تھے کہ ایک دن باہر سے مجھے کسی نے آواز دے کر بلوایا اور خادمہ یا کسی بچہ نے بتایا کہ دروازہ پر ایک آدمی کھڑا ہے اور وہ آپ کو بلا رہا ہے میں باہر نکلا تو منشی روڑے خاں صاحب مرحوم کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے مجھ سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا کہ یہ اماں جان کو دے دیں اور یہ کہتے ہوئے ان پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ وہ چیخیں مار کر رونے لگ گئے اور ان کے رونے کی حالت اس قسم کی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے بکرے کو ذبح کیا جا رہا ہے میں کچھ حیران سا رہ گیا کہ یہ رو کیوں رہے ہیں۔ مگر میں خاموش کھڑا رہا۔ انتظار کرتا رہا۔ کہ وہ خاموش ہوں تو ان سے رونے کی وجہ دریافت کروں۔ اس طرح وہ کئی منٹ تک روتے رہے منشی روڑے خان صاحب نے بہت معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی۔ پہلے کچہری میں وہ چپڑاسی کا کام کرتے تھے پھر اہلمد کا عہدہ آپ کو مل گیا۔ اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے پھر اور ترقی کی تو سبز رشتہ دار ہو گئے اس کے بعد ترقی پا کر نائب تحصیلدار ہو گئے اور اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے۔ ابتداء میں ان کی تنخواہ دس پندرہ روپے سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ جب ان کو ذرا صبر آیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ روتے کیوں ہیں۔ وہ کہنے لگے میں غریب آدمی تھا۔ مگر جب بھی مجھے چھٹی ملتی قادیان آنے کے لئے چل پڑتا سفر کا بہت سا حصہ میں پیدل ہی طے کرتا تھا تاکہ سلسلہ کی خدمت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں۔ مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا۔ یہاں آ کر جب میں امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑا روپیہ خرچ کر رہے ہیں تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی روپیہ ہو اور میں حضور کی خدمت میں چاندی کا تحفہ لانے کی بجائے سونے کا تحفہ پیش کروں۔ آخر میری تنخواہ کچھ زیادہ ہو گئی (اس وقت ان کی تنخواہ شاید بیس پچیس روپے تک پہنچ گئی تھی) اور میں نے ہر مہینہ کچھ رقم جمع کرنی شروع کر دی اور میں نے اپنے دل میں یہ نیت کی کہ جب یہ رقم اس مقدار تک پہنچ جائے گی جو میں چاہتا ہوں تو میں اسے پونڈوں کی صورت میں تبدیل کر کے حضور کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر کہنے لگے کہ میرے پاس ایک پونڈ کے برابر رقم جمع ہو گئی۔ پھر وہ رقم دے کر میں نے ایک پونڈ لے لیا۔ پھر دوسرے پونڈ کے لئے رقم جمع کرنا شروع کر دی اور جب کچھ عرصہ بعد اس کے لئے رقم جمع ہو گئی تو دوسرا پونڈ لے لیا۔ اس طرح میں آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کر کے انہیں پونڈوں میں تبدیل کرتا رہا اور میرا منشا یہ تھا کہ میں یہ پونڈ حضور کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کروں گا مگر جب میرے دل کی آرزو پوری

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ رپورٹ لاہور احمدیہ میڈیکل سروسز

بابت سال ۱۹۸۸ء

تعارف:- مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۸۷ء کو محترم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے محض رضائے الٰہی کے لئے فری میڈیکل سروسز کے سلسلے میں داعی الی اللہ اسکیم کے تحت ایک ایڈمنسٹریٹو کمیٹی تشکیل دی جو مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل تھی۔

مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب۔ مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب۔ مکرم کرنل دلدار احمد صاحب۔ مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ خاں صاحب۔ مکرم مولانا بشیر الدین احمد صاحب مکرم شیخ مبارک محمود پانی پتی صاحب خاکسار ڈاکٹر محمد احمد اشرف (سیکرٹری)۔

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی زیر صدارت ایڈمنسٹریٹو کمیٹی نے متعدد میٹنگز کر کے فری میڈیکل سروسز کے سلسلے میں بہت سی تجاویز پر غور و فکر کرنے کے بعد عملی پروگرام مرتب کیا اور لاہور سے قریباً ۱۶ میل کے فاصلے پر واقع ایک گاؤں گنجے سندھو میں فری میڈیکل کیمپس لگانے کا فیصلہ کیا۔ اس سلسلے میں ایک ورکنگ کمیٹی تشکیل دی گئی جو مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل ہے۔

خاکسار ڈاکٹر محمد احمد اشرف۔ مکرم ڈاکٹر محمد سلیم شاہد صاحب مکرم ڈاکٹر ابرار احمد یوسف صاحب۔ مکرم ڈاکٹر عبدالوحید صاحب۔ مکرم افتخار احمد ناگی صاحب۔ مکرم ظفر احسان اللہ صاحب۔

مورخہ ۸ جنوری ۱۹۸۸ء بروز جمعہ سے گنجے سندھو کے ایک احمدی دوست مکرم اختر علی چوہدری صاحب کی حویلی میں فری میڈیکل کیمپ لگانے کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا۔ پہلے دورہ میں محترم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور بھی ازراہِ شفقت میڈیکل ٹیم کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ ہر میڈیکل ٹیم میں تین یا چار ڈاکٹرز کے علاوہ دو ڈسپنسرز۔ دو میڈیکل سٹوڈنٹس اور چار خدام شامل ہوتے تھے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ احمدی لیڈی ڈاکٹرز نے بھی خدمت خلق کے اس پروگرام میں نہایت اخلاص سے حصہ لیا۔ اور قریباً ہر دورہ پر ایک لیڈی ڈاکٹر صاحبہ بھی میڈیکل ٹیم میں شامل ہوتی تھیں۔

ماہ جنوری ۱۹۸۸ء میں ہر جمعہ کو صبح ۱/۲ ۷ بجے سے شام چار بجے تک فری میڈیکل کیمپ لگایا جاتا رہا۔ بعد ازاں ماہ فروری ۱۹۸۸ء سے ہر دوسرے جمعہ کو گنجے سندھو میں یہ کیمپ صبح ۱/۲ ۷ بجے سے ایک بجے دوپہر تک لگایا گیا۔ اور اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے۔ ابتدائی چھ سات ماہ میں ہر دورہ سے پہلے مکرم بشیر الدین احمد صاحب کی زیر نگرانی قرب و جوار کی تمام غیر از جماعت احباب کی مساجد سے لاؤڈ سپیکر پر فری میڈیکل کیمپ کے بارے میں اعلان کیا جاتا تھا۔ لیکن اس کے بعد مقررہ دن کیمپ کے وقت لوگ از خود پہنچ جاتے تھے۔ محترم چوہدری اختر علی صاحب کے صاحبزادگان مکرم چوہدری فیاض احمد صاحب، مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب۔ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب مقامی احباب کے ساتھ مل کر میڈیکل ٹیم کی مہمان نوازی کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔

تعداد میڈیکل کیمپس و مریضان:-

ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز، میڈیکل سٹوڈنٹس، ڈسپنسرز اور قیادت مغل پورہ لاہور کے خدام نے گنجے سندھو کے مقامی احمدی احباب کے ساتھ مل کر نہایت شوق، جذبے اور مستعدی سے انتھک کام کیا اور ماہ جنوری ۱۹۸۸ء سے ماہ دسمبر ۱۹۸۸ء تک کل اٹھائیس ۲۸ کیمپ لگائے جن میں ۵۸۰۶ مریضوں کا طبی معائنہ کرنے کے بعد انہیں مفت ادویات فراہم کی گئیں۔ اس کیمپ سے گنجے سندھو کے علاوہ گرد و نواح کے دیہاتوں کے افراد بھی استفادہ کرتے رہے۔ جن میں نت، مارٹی، ہانڈو گوجرہ اور اڈہ چھبیل قابلِ ذکر ہیں۔

اخراجات:- گذشتہ سال ۱۹۸۸ء میں فری میڈیکل کیمپس کے لئے ستائیس ہزار آٹھ سو چھیانوے روپے نوے پیسے کی ادویات خریدی گئیں۔ جب کہ قریباً نو ہزار روپے کی ادویات عطیات کی شکل میں ڈاکٹرز اور دیگر احباب کی طرف سے موصول ہوئیں۔ ۵۱۵۲/۳۰ روپے سے میڈیکل کیمپ کے لئے ضروری سامان اور آلات خریدے گئے جبکہ قریباً ۳۰۰۰ روپے مالیت کا سامان اور آلات عطیات کی شکل میں موصول ہوئے۔ ادویات اور سامان کے بیشتر عطیات مکرم ڈاکٹر سہیل مختار احمد صاحب نے پیش فرمائے۔ ۶۰۰/۵۰ روپے گنجے سندھو میں حفظانِ صحت اور بیماریوں سے بچاؤ کے موضوع پر منعقدہ جلسہ کے انتظامات پر خرچ ہوئے۔

۱۹۸۸ء میں فری میڈیکل کیمپ میں حصہ لینے والے ڈاکٹرز کے اسمائے گرامی

فری میڈیکل کیمپ میں چھتیس ۳۶ ڈاکٹرز نے خدمات سرانجام دیں۔ اس میں سے گیارہ لیڈی ڈاکٹرز تھیں۔ پیرا میڈیکل سٹاف کے نو افراد نے حصہ لیا اس دوران محترم میاں محمد شفیق صاحب نے مختلف حلقہ جات میں جا کر ۲۶۹ خدام کی بلڈ گروپنگ کی "قابلِ قدر خدمت" انجام دی۔ چار خدام نے خون کا عطیہ دیا۔ چوبیس میڈیکل طالب علموں نے سرگرمی سے حصہ لیا۔ ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:-

مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب۔ مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب۔ مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب۔ مکرم ڈاکٹر سید عبدالرشید صاحب۔ مکرم ڈاکٹر ایس ایم حسن صاحب مکرم ڈاکٹر محمد سلیم شاہد صاحب۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب، مکرم ڈاکٹر ابرار احمد یوسف صاحب، مکرم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب، مکرم ڈاکٹر مومن لطیف صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالوحید صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب، مکرم ڈاکٹر ناصر اسلام بھٹی صاحب، مکرم ڈاکٹر لطیف احمد طیب صاحب، مکرم ڈاکٹر لطف الرحمن لطفی صاحب، مکرم ڈاکٹر اصغر یعقوب صاحب، مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر منظور احمد خان صاحب، مکرم ڈاکٹر شکیل احمد صاحب۔ مکرم ڈاکٹر احمد فواد صاحب، مکرم ڈاکٹر یعقوب ضیاء صاحب، مکرم ڈاکٹر محمد احمد عبداللہ صاحب۔ مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ باجوہ صاحب، مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب، مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ ناہید صاحبہ، مکرمہ ڈاکٹر رفعت الرحمن صاحبہ، مکرمہ ڈاکٹر ادیبہ رسول صاحبہ، مکرمہ ڈاکٹر مبشرہ خانم صاحبہ، مکرمہ ڈاکٹر شفقت شہناز صاحبہ، مکرمہ ڈاکٹر خورشید جنود صاحبہ۔ مکرمہ ڈاکٹر طاہرہ صاحبہ، مکرمہ ڈاکٹر عارفہ حفیظ صاحبہ، مکرمہ ڈاکٹر مسز اصغر یعقوب صاحبہ، مکرمہ ڈاکٹر امتہ الرشید صاحبہ۔ مکرمہ ڈاکٹر فوزیہ صاحبہ۔

فری میڈیکل کیمپ میں حصہ لینے والے پیرا میڈیکل سٹاف ممبرز کے اسمائے گرامی

سلطان احمد بھٹی صاحب: نذیر احمد صاحب: ظفر احسان اللہ صاحب، منور احمد صاحب، عبدالمومن صاحب، فضل احمد ناصر صاحب، نصیر احمد صاحب، عامر سلطان صاحب، انور احمد صاحب۔

بلڈ گروپنگ و عطیات خون۔

اس دوران محترم میاں محمد شفیق صاحب حلقہ ٹاؤن شپ لاہور نے مختلف حلقہ جات میں جا کر ۲۶۹ خدام کی بلڈ گروپنگ کی قابلِ قدر خدمت انجام دی۔ نیز ضرورت کے مطابق ان میں سے چار خدام نے خون کا عطیہ دیا۔

فری میڈیکل کیمپ میں حصہ لینے والے میڈیکل سٹوڈنٹس کے اسمائے گرامی

علامہ اقبال میڈیکل کالج کے طلباء

کریم اللہ صاحب، ادریس احمد صاحب۔ مطہر احمد انصاری صاحب، شفقت اللہ صاحب۔ اعجاز احمد صاحب، گلزار احمد صاحب، فضل محمود صاحب، عامر اپل صاحب، یحییٰ بٹ صاحب، فرید احمد صاحب۔

کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے طلباء

محمد علی ممتاز صاحب، حافظ فضل الرحمن صاحب، تنویر عارف صاحب، کلیم اللہ صاحب عمران ظفر اللہ صاحب، احمد منیر صاحب شکیل احمد صاحب، محمد آصف قیصرانی صاحب۔

فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی طالبات

بشریٰ ناہید صاحبہ، خالدہ نصرت صاحبہ، ماہ جبین صاحبہ، عابدہ صاحبہ نبیلہ بشیر صاحبہ، نعیمہ صاحبہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فری میڈیکل کیمپ میں حصہ لینے والے خدام کے اسمائے گرامی

مقبول احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مغل پورہ لاہور، ادریس احمد خاں صاحب ناظم خدمت خلق قیادت مغل پورہ لاہور۔ اشفاق احمد صاحب، صدیق احمد صاحب، قیوم احمد صاحب، نثار احمد صاحب، ذوالفقار احمد صاحب، مجید اللہ خاں صاحب، نسیم احمد صاحب، عمران احمد صاحب، زاہد احمد صاحب کبیر احمد صاحب۔ محمود احمد صاحب، سیف اللہ صاحب، ریاض احمد صاحب، قاسم احمد صاحب، محمد شعیب صاحب، شاہد احمد صاحب۔ فضل احمد صاحب، عدنان پاشا صاحب کلیم احمد بھٹی صاحب۔

میڈیکل ٹیم کیلئے ٹرانسپورٹ کا انتظام کرنیوالے احباب کے اسمائے گرامی

دارالذکر سے گنجے سندھو تک میڈیکل ٹیم کو پہنچانے اور واپس لانے کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام محترم چوہدری ادریس نصر اللہ خاں صاحب نہایت باقاعدگی کے ساتھ کرتے رہے۔ اس مقصد کے لئے تقریباً ہر آئندہ V7 پہ ان کی گاڑی مہیا ہوتی رہی اس کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب نے تعاون فرمایا۔

۱۔ محترم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب چھاؤنی
۲۔ " ڈاکٹر سہیل مختار صاحب سمن آباد
۳۔ " مولانا بشیر الدین احمد صاحب شالامار ٹاؤن
۴۔ " ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب اپر مال
۵۔ " ڈاکٹر وسیم احمد صاحب ڈیفنس
۶۔ " ڈاکٹر مومن لطیف صاحب گلبرگ
۷۔ " ڈاکٹر اصغر یعقوب صاحب "
۸۔ " مبشر احمد دہلوی صاحب ماڈل ٹاؤن
۹۔ " امتیاز احمد بٹ صاحب "
۱۰۔ " مبارک احمد صاحب شالامار ٹاؤن
۱۱۔ " عرفان احمد قریشی صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبد الغفور قریشی صاحب آف فرینکفورٹ
۱۲۔ محترم چوہدری عبد الحمید صاحب ماڈل ٹاؤن
۱۳۔ " عبد السمیع صاحب "
۱۴۔ " حمید اسلم قریشی صاحب صدر حلقہ راج گڑھ
۱۵۔ " شیخ مبشر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن

ہم تمام احباب کے ممنون ہیں جو اس رضاکارانہ کام میں شریک ہوتے رہے۔ خاص طور پر محترم ظفر اقبال صاحب کے جو باقاعدگی سے ہر دورہ پر ٹرانسپورٹ کے سلسلے میں ہمارے ساتھ جاتے رہے۔ اور میڈیکل کیمپ میں بھی ہمارے ساتھ مل کر سارا وقت مدد کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو جنہوں نے کسی طرح بھی اس کام میں شرکت کی۔ بہتر اجر سے نوازے اور ان کی خدمات کو قبول فرمائے اس رضاکارانہ خدمت کا تمام علاقہ میں بہت اچھا اثر ہے اور تمام لوگ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

اجلاسات:۔ فری میڈیکل سروسز کو احسن رنگ میں انجام دینے کے لئے گزشتہ سال ۱۹۸۸ء میں ایڈمنسٹریٹو کمیٹی کی سترہ میٹنگز ہوئیں۔ جو محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی ذاتی نگرانی میں آپ ہی کی زیر صدارت منعقد ہوئیں۔ ایڈمنسٹریٹو کمیٹی کے تمام اراکین ان میٹنگز میں نہایت ذوق وشوق سے شریک ہوتے رہے۔

ورکنگ کمیٹی کی اٹھائیس میٹنگز ہوئیں۔ جو بالعموم ہر دورہ سے دو روز قبل لاہور احمدیہ میڈیکل سروسز کے دفتر واقع دارالذکر لاہور میں منعقد ہوتی رہیں ہر میٹنگ میں آئندہ ہونے والے فری میڈیکل کیمپ کے انتظامات مثلاً ادویات کی خریداری، ڈاکٹرز کو اطلاعات، ڈسپنسرز اور خدام کو اطلاعات، ٹرانسپورٹ وغیرہ کا جائزہ لیا جاتا تھا۔ نیز اکاؤنٹس کو چیک کیا جاتا تھا۔

لیڈی ڈاکٹرز کو اطلاعات پہنچانے کے لئے مکرمہ ڈاکٹر رفعت الرحمن صاحبہ اور مکرمہ ڈاکٹر سمیعہ جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم اصغر سلطان صاحب نے بے حد تعاون فرمایا۔ اسی طرح میڈیکل سٹوڈنٹس کو اطلاعات پہنچانے کے لئے مکرم حافظ فضل الرحمن صاحب، مکرم محمد علی ممتاز صاحب۔ مکرم ادریس احمد صاحب، مکرم مطہر احمد صاحب انصاری اور مکرمہ بشریٰ ناہید صاحبہ نے تعاون فرمایا۔

میڈیکل کانفرنس گزشتہ سال ماہ مارچ ۱۹۸۸ء میں دارالذکر میں ایک میڈیکل کانفرنس بھی منعقد کی گئی۔ جس میں ۱۲۵ سے زائد افراد نے شمولیت کی جن میں لاہور کے ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز، ڈسپنسرز، اور میڈیکل سٹوڈنٹس کے علاوہ کچھ اور معززین جماعت بھی شامل تھے۔ یہ کانفرنس مکرم و محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم امیر صاحب کے علاوہ مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور انہیں خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی۔ بعد ازاں فری میڈیکل سروسز کے سلسلے میں تجاویز کو حتمی شکل دینے کے لئے حاضرین نے ایک کمیٹی تشکیل دی جن کی رپورٹ پر ایڈمنسٹریٹو کمیٹی نے بعض عملی اقدامات کا فیصلہ کیا۔ اس کانفرنس میں مجلس نصرت جہاں کی طرف سے مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر نے بھی خطاب فرمایا۔

جلسہ حفظانِ صحت:۔ "حفظان صحت اور بیماریوں سے بچاؤ" کے موضوع پر مورخہ ۵ اگست ۱۹۸۸ء کو گنجے سندھو میں ایک جلسہ مکرم کرنل ولدار احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل تقاریر پنجابی زبان میں ہوئیں۔

صفائی کی اہمیت اور پیٹ کے کیڑے ۔ مکرم ڈاکٹر سہیل مختار احمد صاحب
خارش ۔ خاکسار (ڈاکٹر محمد احمد اشرف۔
ماؤں کے لئے اچھی صحت کے اصول۔ مکرمہ بشریٰ ناہید صاحب۔
باؤلے کتے کے کاٹنے سے بیماری۔ مکرم ڈاکٹر سید عبد الرشید صاحب
دستوں کی بیماریاں۔ مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب۔

جلسہ میں تقریباً ۱۰۰ سے زائد احباب و خواتین نے شرکت فرمائی۔ جن میں مقامی معززین اور کونسلرز کے علاوہ لاہور کی جماعت کے کچھ سینئر احباب بھی شامل تھے جلسہ کی کارروائی کے دوران تمام حاضرین کی ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی گئی۔ جس کا انتظام مکرم عیسیٰ درّو صاحب نے کیا تھا۔ جلسے کے انتظامات کے لئے جو کمیٹی قائم کی گئی تھی اس میں مکرم مولانا بشیر الدین احمد صاحب، مکرم مقبول احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مغل پورہ اور خاکسار ڈاکٹر محمد احمد اشرف شامل تھے۔

(یہ رپورٹ ہمیں لاہور سے ہمارے نمائندہ عبد المالک صاحب نے بھجوائی ہے۔)

> انبیاء علیہم السلام میں سے وہی افضل ہوگا جو روحانی انقلاب سب سے بڑھ کر کرنے والا ہو اور جس کی تاثیرات کا سلسلہ ابدی ہو۔
>
> —— حضرت اقدس بانی سلسلہ

اعلان نکاح

عزیزم چوہدری نوید نذیر ایم۔ پی۔ اے ابن کیپٹن چوہدری نذیر احمد راولپنڈی کے نکاح کا اعلان عزیزہ غزالہ مشتاق بنت مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب آف گلبرگ لاہور کے ساتھ مبلغ ۴۰ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک دار الذکر لاہور میں فرمایا۔

احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔

چوہدری سلطان احمد
الیف۔ ۱۱ ۸ ۔ سٹلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی

ولادت

• اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے سب سے چھوٹے بھائی عزیزم ملک حبیب احمد صاحب آف لاہور چھاؤنی کو تین بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا ۲۶ مارچ ۱۹۸۹ء کو عطا فرمایا ہے۔ جو کہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود کا نام بلال حبیب رکھا گیا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے، والدین اور عزیز و اقارب کی آنکھیں ٹھنڈی رکھنے والا ہو اور صحت و سلامتی کے ساتھ اللہ تعالیٰ اسے باعمر فرمائے۔

ملک منور احمد جاوید
نائب ناظر ضیافت ربوہ

• خاکسار کے بیٹے عزیزم محمود احمد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۵ مارچ ۱۹۸۹ء کو پہلا بیٹا زوہیب احمد عطا فرمایا ہے۔ جو کہ چوہدری غلام نبی صاحب چک نمبر ۱۲۵ فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے اس بچے کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

میجر نذیر احمد
ملائشیا ٹریڈرز، دار الصدر شمالی، ربوہ

اعلان گمشدہ

ایک انگوٹھی ملی ہے جس کی ہو وہ درج ذیل پتہ پر حاصل کریں۔

رفیع احمد۔ مکان نمبر ۱۶/۱۴
دار العلوم جنوبی ربوہ۔ نزد بیت بشیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکبر طاہر کی یاد میں

مکرم محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ کراچی

اکبر ہمارے صحنِ چمن کا گلاب تھا ؛ اس پھول سے پیار ہمیں بے حساب تھا

۲ مارچ ۱۹۸۹ء کی صبح ۲/۱ ۳ بجے کے قریب فون کی گھنٹی بجی۔ ہاتھ خود بخود قریب رکھے ہوئے فون کے ریسیور پر پڑا۔ آگے سے آواز آئی ابا جی! میں افضل ہوں۔ آغا خان ہسپتال سے بول رہا ہوں گھبرانے کی کوئی بات نہیں اکبر کو ٹمپریچر ہو رہا ہے۔ بس دعا کریں۔ اکبر کو ٹمپریچر ہونے کا مطلب تھا کہ اسے کم از کم ۱۰۵ درجے بخار ہے۔ گذشتہ ہفتہ عشرہ سے یہی ہو رہا تھا کہ اکبر کو روزانہ جب بخار شروع ہوتا تو بعض اوقات یہ ۱۰۶ درجہ تک پہنچ جاتا اور ڈاکٹر مختلف ادویات اور احتیاطی تدابیر اختیار کر کے اس کے بخار کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے۔ ۲/۱ ۴ بجے صبح ایک دفعہ پھر افضل بیٹے کی گھبرائی ہوئی آواز فون پر سنائی دی کہ ابا جی! اکبر ہم کو چھوڑ کر اگلے جہاں کا سفر اختیار کر گیا ہے۔ یہ وہ لمحہ تھا کہ جب مجھے یوں محسوس ہوا کہ میرے سارے جسم کا خون سکڑ کر ایک جگہ اکٹھا ہو گیا ہے اور دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا لیکن قربان جاؤں اپنے پیارے مولیٰ کے جس نے اس نازک لمحات میں سہارا دیا اور صبر کی توفیق دی اور بے ساختہ زبان سے نکلا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس روح فرسا خبر سننے پر گھر میں کسی نے ناشکری۔ بے صبری اور گلے شکوے کا ایک لفظ ادا نہیں کیا لیکن سب مجسم تصویرِ غم بنے ہوئے تھے۔

فوری طور پر گیسٹ ہاؤس کراچی میں مقیم ناظر صاحب اصلاح وارشاد اور چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی کو اس سانحہ کی اطلاع دی۔ یہ دونوں بزرگ تھوڑی دیر بعد میری رہائش گاہ واقع احمدیہ ہال تشریف لے آئے اور مجھے اور میرے گھر والوں کو صبر کی تلقین کی اور اپنی تسلی آمیز باتوں سے ہمارے زخموں کی ٹیسوں کو کم کرنے کی کوشش فرمائی۔

ہسپتال کی ضروری کارروائی سے فارغ ہوکر اکبر کی میت کو احمدیہ ہال لایا گیا نمازِ ظہر کے بعد احمدیہ ہال میں مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر دوست شامل ہوئے اسی رات جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز براستہ لاہور بارہ بجے ربوہ پہنچا۔ جہاں اگلے دن ۳ مارچ کو بیت المبارک میں صبح کی نماز کے بعد مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان کی چاردیواری کے اندر تدفین مکمل ہونے پر مولانا صاحب نے دعا کروائی۔

عزیز اکبر طاہر جو اپنی زندگی کی اٹھارویں بہار میں قدم رکھنے والا تھا نہایت ہی سعادت مند، خدمت گذار، دین دار، متین و شریف، کم گو، اصول پسند، نفاست پسند اپنی عمر کی نسبت سے زیادہ سنجیدہ و باوقار ذہین و فتین جسے خدا تعالیٰ نے حسن سیرت کے ساتھ ساتھ حُسن صورت سے بھی بڑی فیاضی سے نوازا تھا۔ پھول کی پتی اور موم کی طرح نرم بے حد معصوم اور پیاری عادتوں والا نوجوان تھا۔

خاکسار کو شروع سے ڈائری لکھنے کی عادت ہے اور یہی عادت کم و بیش میرے سارے بچوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ عزیز اکبر طاہر بھی باقاعدہ سے اپنی ڈائری لکھتا رہتا تھا اس وقت میرے سامنے عزیز کی تین چار ڈائریاں پڑی ہوئی ہیں ان کے مطالعہ سے اس کے حُسنِ ذوق اور اعلیٰ اخلاق و کردار کا پتہ چلتا ہے ۸۳-۱-۳۱ کو اس نے ڈائری میں Life Sketch of Akbar Tahir کے عنوان سے مختلف اوقات میں اپنی سوانح عمری لکھنی شروع کی جو ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۷ء (میٹرک کے امتحان دینے تک) کے عرصہ پر محیط ہے عزیز اپنا لائف سکیچ یوں لکھتا ہے:۔

۱- پورا نام۔ اکبر طاہر۔
۲- تخلص کوکب ہے۔
۳- ۲۵ جنوری ۱۹۷۱ء کو پیدا ہوا۔
۴- جائے پیدائش حیدر آباد سندھ ہے۔
۵- ہم چار بھائی اور دو بہنیں ہیں۔
۶- بچپن میں سکول جاتے ہوئے گھبراتا تھا۔
۷- پرائمری تک گورنمنٹ پرائمری سکول لطیف آباد ۶ حیدر آباد میں پڑھا۔
۸- اس کے بعد گورنمنٹ مڈل سکول میں ساتویں تک پڑھا۔
۹- اس کے بعد کنری تبادلہ ہو گیا۔
۱۰- مگر فوراً کنری سے تبدیل ہو کر کراچی ہو گیا۔ میتھوڈسٹ ہائی سکول ڈرگ روڈ کراچی) میں داخلہ لیا۔
۱۱- ڈرگ روڈ میں رہائش پذیر ہو گئے ہیں۔
۱۲- ڈرگ روڈ سے احمدیہ ہال صدر کراچی میں رہائش پذیر ہو گئے۔
۱۳- MARY CLACO School (صدر کراچی) میں نہم کلاس میں داخلہ لیا ہے۔
۱۴- نہم کلاس کا رزلٹ آگیا ہے چاروں پیپر میں کامیاب ہوا اور نمبر ۲.۲۵ ۷ حاصل کئے ہیں۔
۱۵- خدا کے فضل سے میٹرک کلاس میں داخل ہو گیا ہوں۔
۱۶- میٹرک کے امتحان کی تیاری کر رہا ہوں آج تاریخ ۸۵-۱۲-۲۲ ہے گویا امتحان میں اڑھائی مہینے باقی ہیں اللہ کرے یہ پیپر بھی اچھے ہو جائیں
۱۷- میٹرک کے پیپر اچھے ہو گئے ہیں اللہ رزلٹ اچھا کرے۔

اللہ تعالیٰ نے عزیز کی ان دعاؤں اور خواہشات کو پورا کیا اور اس نے میٹرک میں ۷۷ فیصدی نمبر لے کر کامیابی حاصل کی اور ڈی جے سائنس کالج میں داخلہ لیا۔ سالانہ امتحان کے لئے فارم جا چکے تھے اور چند دنوں بعد امتحان شروع ہونے والا تھا اور اس نے خوب تیاری کی ہوئی تھی اور کہا کرتا تھا کہ اللہ نے چاہا تو ایف ایس سی میں میٹرک سے بھی زیادہ اعلیٰ گریڈ لوں گا۔ لیکن عین انہی ایام میں عزیز پر "لیکومیا" کا حملہ ہوا اور امتحان نہ دے سکا۔ اگلے سال اس نے پھر ڈاکٹر سے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت لے لی لیکن طبیعت دوبارہ زیادہ ناساز ہو گئی اور عزیز کے یہ بلند ارادے پورے نہ ہو سکے یہاں تک کہ اسے موت نے آلیا۔

یوں تو ہر کوئی اپنے بچوں کی تعریف کرتا ہے اور یہ ایک طبعی اور فطری امر ہے لیکن اکبر طاہر کی بعض خوبیاں ایسی ہیں جن کا علم اس کی وفات کے بعد اس کے جاننے والے اور دوستوں کے متعدد خطوط اور تعزیتی تاثرات سے ہوا۔ کیونکہ جس جس نے بھی پیارے اکبر کو دیکھا ہوا تھا ان کے جذبات نرالے ہیں اور ان کے اظہارِ تعزیت سے ہی پیارے اکبر کے حسین مقام کا اظہار ہوتا ہے اور جس نے اسے دیکھا نہیں اس کو اس کی عمر اور صلاحیتوں کا سن کر صدمہ ہوا۔

کراچی جماعت کے ایک معلم اپنے تعزیت نامے میں لکھتے ہیں:۔

"یقیناً" اس جنتی روح عزیز اکبر کے بیمار ہونے سے پہلے ایک بار پچھلی رات خواب میں دیکھا ایک کپاس کے کھیت کا سبز جھنڈ ہے اس کے کنارے پر کھڑا عزیز اکبر یہ شعر پڑھ رہا ہے جب جاگا تو بڑے مضبوط حافظے کی کیفیت میں میری زبان پر تھا میں نے سوچا کر یہ تو درثمین کے وزن پر ہے وہ شعر یہ ہے۔

چھوڑ کر اس دنیا کو جانا یہ تو کچھ مشکل نہیں
چھوڑ کر اس جنگل کو جاوے پاک ہو نزدِ کردگار

جب بیدار ہوا...... یہ شعر کسی کاپی پر لکھ لیا جب عزیز بیمار ہوا اور دوسرا شدید حملہ تھا۔ ایک فکر لگی رہی ایک توجہ اس عزیز کی طرف رہی کبھی کسی کے لئے ایسی دعائیں نہیں کی لیکن عزیز کی طرف خود بخود توجہ چلی جاتی تھی اس کا عمدہ انجام تو اس شعر سے واضح ہے۔

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے عزیز اکبر کی تدفین کے دوسرے روز اس کی وفات پر مندرجہ ذیل رباعی موزوں کر کے ارسال فرمائی۔

اکبر ہمارے صحنِ چمن کا گلاب تھا
اس پھول سے پیار ہمیں بے حساب تھا
انیس سو نواسی میں ۲ مارچ کا تھا دن
جنت میں وہ ملائکہ کے ہم رکاب تھا

بیسیوں خطوط ہیں جن میں محبتین نے تسلی و تشفی دینے کے ساتھ ساتھ اس کی خوبیوں کا ذکر کیا ہے اور یہ خطوط پڑھ کر اور ذاتی طور پر تعزیت کے لئے آنے والے بے شمار دوستوں کے تاثرات سن کر اور معلوم کر کے حیرانگی ہوتی ہے اور خدا کی حمد کے ترانے لبوں پر جاری ہو جاتے ہیں کہ اتنی چھوٹی مختصر اور محدود زندگی میں جبکہ عزیز اپنی شرمیلی اور پر حجاب طبیعت کے باعث بہت ہی کم کسی سے گھلتا ملتا تھا اتنی گہری اتنی اچھی اور حسین یادیں اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے کہ جہاں ان کی وجہ سے ہم سب گھر والوں کا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے۔ وہیں یہ سر اتنی ہی عاجزی سے اپنے رب کے حضور جھک جاتا ہے۔

میں نے جیسے کہ پہلے عرض کیا ہے کہ اکبر کو ڈائری لکھنے کا شوق تھا اس ڈائری میں اس نے اپنی بیماری کے متعلق اپنی بعض خوابوں کا ذکر کر کے ان کی تعبیر بھی تحریر کی ہے ایک جگہ وہ لکھتا ہے۔

" ان دنوں دو تین خوابوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ میں اب جلد ہی اللہ کے فضل سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹھیک ہو جاؤں گا۔ ایک بار پہلے دیکھا کہ میں اپنے ایک دشمن سے زبردست مقابلہ کر رہا ہوں اور میرا پلہ اس سے بھاری ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ میں اپنی بیماری کے خلاف مقابلہ کر رہا ہوں۔ پھر دیکھا کہ میں بالوں میں کنگھی کر رہا ہوں جس سے سر کے بہت سے بال ٹوٹ کر کنگھی میں آجاتے ہیں اس کی تعبیر کے مطابق کنگھی پھیرنے سے مراد نفع ہے اور بال ٹوٹنے سے مراد بیماری سے نجات ہے۔"

عزیز اکبر نے اپنی اس دو سالہ لمبی اور اذیت ناک بیماری کو جس صبر اور حوصلہ سے برداشت کیا ہے اس کی گواہی ہر وہ شخص دے گا جس نے عزیز کو ان خطرناک ایام میں دیکھا ہے کبھی اس نے اُف نہ کی کبھی اس نے گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا بیماری کے سخت سے سخت لمحات میں بھی جبکہ موت اس کے سر پر منڈلا رہی ہوتی تھی جب کبھی اس سے پوچھا گیا کہ اکبر کیا حال ہیں تو آگے سے اس نے یہی کہا ٹھیک ہوں۔ فوت ہونے سے کچھ دیر پہلے الٹیوں کے ساتھ خون آنا شروع ہو گیا اور دل جواب دے رہا تھا۔ اس نے اپنے بڑے بھائی افضل سے جو اس رات اس کے پاس تھا کہا کہ بھائی! اب میرا آخری وقت آگیا ہے اب میں نہیں بچوں گا خدا حافظ اس کی زبان سے لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہو رہے تھے اس کے ساتھ ہی اس نے کلمہ پڑھا اور دعا یا حفیظ و یا عزیز و یا رفیق ربِّ کلِّ شیءٍ خادمُکَ کی کاف تک پہنچا تھا کہ اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی اور یہ معصوم موہنی و پیاری صورت ہمیشہ کے لئے ہمیں چھوڑ کر اللہ کے حضور پیاری ہو گئی۔

ہم چھوڑ چلے ہیں محفل کو یاد آئے کبھی تو مت رونا
بس دل کو تسلی دے دینا گھبرائے کبھی تو مت رونا

اے پیارے اکبر بے شک تو ہم سب کو پیارا تھا۔ ہماری آنکھ کا تارا تھا۔ لیکن تجھے اور ہمیں پیدا کرنے والا خدا سب سے بڑھ کر ہمیں پیارا ہے۔ ہم اس سے بارہا یہ اقرار کر چکے ہیں جس پر اب بھی اور تادمِ زندگی قائم رہیں گے کہ اے خدا

؎ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

اللہ تعالیٰ نے عزیز اکبر کو سخن نوازی کا ذوق بھی ودیعت کیا ہوا تھا چنانچہ اس کی ڈائری میں جابجا ایسے سلجھے ہوئے اشعار ملتے ہیں جس سے اس کی دلی کیفیت کا اظہار بھی ہوتا ہے مثلاً

کچھ تو بھی میرے کرب کا مفہوم سمجھ لے
ہنستا ہوا چہرہ تو زمانے کے لئے ہے

شب کی خاموشیوں میں پچھلے پہر
چاند کرتا ہے گفتگو ہم سے

وہ وقت بھی دیکھے ہیں تاریخ کی گھڑیوں نے
لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی۔

آؤ کچھ دیر رو بھی لیں اکبر
پھر یہ دریا اتر نہ جائے کہیں

اس کے علاوہ اس کی ڈائری میں سبق آموز واقعات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آئمہ احمدیت کے زریں اقوال۔ زندگی میں کرنے اور نہ کرنے والی باتوں کا جابجا اس دلچسپ اور منفرد انداز میں اندراج ہے کہ اس کی ڈائری کو ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اس المناک وفات پر ہمارے پیارے امام اور شفیق آقا سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جس محبت اور شفقت سے اظہار ہمدردی و تعزیت فرمایا اس سے ہمارے زخمی دلوں کو ڈھارس بندھی۔ عزیز اکبر کی وفات کی اطلاع ملنے پر حضور ایدہ اللہ نے تحریر فرمایا:۔

لندن 16-3-89 پیارے عزیزم مکرم محمد اشرف ناصر

...... آپ کا خط ملا۔ عزیزم طاہر احمد (اکبر طاہر۔ ناقل) کی وفات کا بہت افسوس ہے۔ امید ہے تعزیت نامہ مل چکا ہو گا عزیزم طاہر کی بیماری بڑی خطرناک تھی۔ آپ سب نے اس کی بہت خدمت کی اور ہر ممکن علاج کی کوشش کی۔ آپ اور آپ کی بیگم نے جو صبر کا نمونہ دکھایا ہے وہ قابل قدر ہے میرے دل کی گہرائی سے آپ دونوں کے لئے دعا نکلی ہے۔ اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم دے اور آپ کے دوسرے بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور سلسلہ کے خادم ہوں۔ سب کو میرا محبت بھرا سلام دیں۔

عزیزم طاہر کی نماز جنازہ غائب پڑھا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

خاکسار مرزا طاہر احمد
امام جماعت احمدیہ

بقیہ:۔ صفحہ تین سے آگے

ہو گئے اور پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو یہاں تک وہ پہنچے تھے کہ پھر ان پر رقت کی حالت طاری ہو گئی۔ آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرہ کو اس طرح پورا کیا کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو حضور کی وفات ہو گئی۔"

(تاریخ احمدیت جلد نہم ۲۳۵/۲۳۶)

صحت جسمانی

ذہنی یا جسمانی معذوری

دو ڈاکٹر صاحبان آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اور باتیں اس طرح کر رہے تھے جیسے ایک ڈاکٹر ہو اور دوسرا غیر ڈاکٹر۔ جو غیر ڈاکٹر لگ رہا تھا وہ دوسرے صاحب سے پوچھ رہا تھا۔ سیکھنے کی غرض سے یا شاید دوسروں کو سکھانے کی غرض سے۔ جیسے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بعض لیکچرار حضرات (ہم انہیں واعظ بھی کہہ سکتے ہیں) لوگوں سے تحریری سوال منگواتے ہیں اور پھر جواب دینے لگتے ہیں تو ان سوالوں کے جواب دیتے ہیں جو ان کے خیال میں حاضرین کو پوچھنے چاہئیں تھے۔ نہ کہ ان سوالوں کے جواب جو لوگوں نے چٹوں پر لکھ کر دیئے تھے۔ بہر حال یہاں بھی ایک صاحب پوچھ رہے تھے اور دوسرے جواب دے رہے تھے۔ (بعد میں پتہ چلا کہ دونوں ڈاکٹر تھے۔ اسلئے یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ دوسروں کو سمجھانے کے لئے ایسا کر رہے تھے۔

سوال ذہنی معذوری کے متعلق پوچھے گئے۔ جواب دینے والے ڈاکٹر نے بتایا کہ دنیا میں جتنے بچے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے پانچ فیصدی معذور ہوتے ہیں۔ میں نے یہ سنا تو میں چونکا۔ میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہمیں اپنے ماحول میں اتنے ذہنی معذور لوگ دکھائی کیوں نہیں دیتے۔ چالیس ہزار کی آبادی میں دو ہزار افراد معذور ہونے چاہئیں لیکن اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ کہا اس سے بہت زیادہ تسکین ملی اور پریشانی والی کیفیت دور ہو گئی۔ انہوں نے کہا ہمیں سب سے پہلے یہ جان لینا چاہیئے کہ معذوری ہوتی کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے اعداد و شمار اور بیانوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جسے ہم ذہنی یا جسمانی معذوری کہتے ہیں اس کے متعلق ایک تو یہ جان لینا چاہیئے کہ وہ ہو سکتا ہے مستقل نہ ہو اور دوسرے یہ کہ بعض ذہنی معذوروں اور دوسرے نارمل لوگوں میں اتنا کم فرق ہوتا ہے۔ کہ اصطلاحاً ذہنی معذور کہنے کے باوجود انہیں نارمل ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اس بات کی بھی وضاحت کی کہ ڈاکٹری طور پر ذہنی معذوری کو ماپنے کے جو طریق ہیں اور جس طرح نمبر دیئے جاتے ہیں اس سے معلوم ہو سکتا ہے ۱۰۰ نمبر حاصل کرنے والا شخص (یا بچہ) پوری طرح نارمل ہے۔ پچھتر سے پچاس اور پھر اس سے کم اور کم اور کم۔ اور اس طرح ذہنی معذوری کی درجہ بندی کی جاتی ہے یہ تو ساری تکنیکی باتیں تھیں۔ میں نے پوری دلجمعی سے سنی ہی نہیں۔ اور اگر سنا بھی تو شاید میرے پلے کچھ نہ پڑتا۔ پھر ڈاکٹر صاحب والدین کی ذمہ داریوں کی طرف آگئے۔ اور سب سے اہم بات یہ کہی کہ ذہنی معذوری کا اپنا تو کوئی قصور نہیں تھا۔ اس لئے ان کے ساتھ پیار محبت اور مہربانی کا سلوک کیا جانا چاہیئے۔ اور کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ اسے کم سے کم محسوس ہو کہ وہ ذہنی معذور ہے۔ بعض والدین اور دوسرے لوگ بھی ایسے بچوں کو ایک بوجھ سمجھتے ہیں۔ انہیں ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ پلاتے ہیں۔ اور جتنے وہ ذہنی معذور ہوتے ہیں اس سے کئی گنا اس کیفیت میں اضافہ کر دیتے ہیں۔

ذہنی معذوری یا جسمانی معذوری کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ پیدائشی طور پر بعض بچے ذہنی یا جسمانی معذور ہو سکتے ہیں۔ پیدائش کے عمل میں کوئی ایسی بات پیش آسکتی ہے کہ بچہ معذور ہو جائے۔ بعد میں کوئی حادثہ یا غم بھی ذہنی معذوری کا باعث بن سکتے ہیں۔

اپنی گفتگو ختم کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے مشورہ دیا کہ ہر بچے کی پیدائش کے معاً بعد اس کا ڈاکٹری طور پر معائنہ ہو جائے تو بہت سی الجھنوں سے بچا جا سکتا ہے۔ شاید انہوں نے یہ بھی کہا کہ سارے ملک میں ایسے کلینک یا ہسپتال موجود ہونے چاہئیں جہاں پیدائش کے معاً بعد بچے کا معائنہ کروایا جائے۔ بہر حال میں نے جو کچھ سنا وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ معاملہ نہایت اہم ہے۔ معذور بچوں کو پیار محبت دیں۔ مہربانی کا سلوک کریں اور ان کا علاج کروانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں وہ ہمارے معاشرہ کا حصہ ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو بالکل صحت مند ہو کر انسانیت کی خدمت کر سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تعلیم القرآن"

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:-

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصلی ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائیگا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا؟"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۳ فروری ۱۹۶۶ء)

نیز فرمایا:-

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں۔ اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے" (خطبہ جمعہ الفضل ۳، فروری ۱۹۶۶ء)

والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اس مقدس فریضہ کی انجام دہی میں بھرپور کوشش فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کے لیے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ انکا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں (مینیجر الفضل)

امتحانات میٹرک

کے بعد بیکار نہ رہیئے!

ہنر سیکھئے

الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز کے کم مُدت کورسز میں داخلہ شروع ہے۔

امتحان فنی تعلیمی بورڈ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ پیشہ وارانہ کالجوں میں داخلہ اور سرکاری ملازمتوں کیلئے اس کورس کے ۵ نمبر میرٹ میں شامل کئے جاتے ہیں۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (منظور شدہ) رحمت شرقی ب ربوہ　فون ۵۹۲

موٹاپا کورس OBESITY COURSE

ایک ماہ کی ادویات کا کورس قیمت ——— ۶۰/- روپے

لٹریچر ۳/- روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون

سیلز:- ۷۷۱
کلینک:- ۶۰۶
رہائش ڈاکٹرز:- ۶۰۷

خبریں

★ افغان فوجوں کی طرف سے فائر کئے گئے روسی سکڈ میزائل نے تورخم میں واقع ڈاکخانے کا کمرہ۔ دیوار۔ دروازے اور کھڑکیاں تباہ ہوگئیں اور اسکی قریبی عمارتیں گر گئیں جن میں کسٹمز اور امیگریشن کے دفاتر بھی تھے۔ بجلی اور ٹیلی فون کا نظام بھی درہم برہم ہوگیا۔ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

★ حیدر آباد میں چودہ افراد کی ہلاکت کے بعد پورے شہر حیدر آباد کا نظام فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ فوج پورے شہر میں گشت کر رہی ہے۔ چھاؤنی کے علاقے کے سوا پورے حیدر آباد میں غیر معینہ کرفیو نافذ کر دیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں ڈیڑھ سے تین بجے دن کرفیو میں رعایت دی گئی۔

فوج کی تعیناتی کے بعد سے کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔

★ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے وزیر اعلیٰ بلوچستان اکبر بگٹی سے اتفاق کرتے ہوئے مشترکہ مفادات کی کونسل کا اجلاس بلانے پر رضا مندی ظاہر کی ہے۔ تاکہ قوم کو درپیش صوبائی خود مختاری، وفاق اور صوبوں میں مالیات کی تقسیم اور کالا باغ ڈیم جیسے نازک مسائل کا حل تلاش کیا جا سکے۔

★ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ برائے سیاسی امور رابرٹ کمٹ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ پاکستان کو امریکہ کی حمایت حاصل رہے گی۔ یہ بات انہوں نے پاکستان کے سفیر جمشید مارکر کے ساتھ ہونے والی بات چیت کے دوران کہی۔

★ محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے بتلایا کہ حکومت امریکہ نے افغان عبوری حکومت سے کام کرنے کے لئے اپنے خصوصی مشیر پیٹر ٹامسن کی تقرری کا اعلان کیا ہے۔

★ رمضان کے مبارک مہینہ میں مختلف اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں کمی کا فیصلہ کیا گیا۔ پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن نے ۱۸ کلو آٹے کی قیمت ۵۵-۵۰ روپے مقرر کی ہے۔ اس کے علاوہ چائے کے بڑے ڈبے پر ۲ روپے درمیانے ڈبے پر ایک روپے اور چھوٹے ڈبے پر ۵۰ پیسے کی کمی کر دی گئی ہے۔ گھی میں سوا روپے فی کلوگرام کی کمی کر دی گئی ہے۔ اسی طرح دوسری اشیاء کی قیمتوں میں بھی ۲۵ سے ۵۰ پیسے تک کمی کر دی گئی ہے۔

★ روس کے صدر میخائل گورباچوف نے اعلان کیا ہے کہ وہ اگلے سال سے ایٹمی اسلحہ کی تیاری میں استعمال ہونے والا یورینیم تیار کرنا بند کر دے گا۔

گورباچوف نے یہ بھی کہا کہ ان کا ملک کیمیائی ہتھیاروں کو ختم کرنے سے متعلق عالمی کنونشن جلد از جلد تکمیل کو پہنچانے کا خواہشمند ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے ۱۹۸۷ء میں ہتھیاروں میں استعمال ہونے والی پلوٹونیم کی تیاری بند کر دی تھی اور یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ یورینیم کی تیاری بھی ۱۹۹۰ء تک بند کر دیں گے۔

★ بنڈی بھٹیاں کے نزدیک دریائے چناب میں پانی زیادہ آجانے کی وجہ سے طالب والا کا کشتیوں کا پل بند کر دیا گیا۔ اب لاہور سرگودھا کے لئے ٹریفک چنیوٹ کے راستے گزرے گی۔

★ صدر مسلم لیگ محمد خان جونیجو اور ان کے حامیوں نے ضیاء کے بیٹے کی مسلم لیگ میں شمولیت پر اظہار ناپسندیدگی کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اعجاز الحق کی مسلم لیگ میں شمولیت سے جماعت میں انتشار پیدا ہو گیا ہے۔

★ لیبیا میں ایک قانون کی منظوری دی گئی ہے جسکے تحت عورتیں جج اور وکیل بن سکیں گی۔

کیور ٹو ٹائم　برائے رمضان المبارک

کیور ٹو ہیڈ آفس
کیور ٹو کلینک
کیور ٹو سیلز آفس
اور کیور ٹو سٹورز کے اوقات کار صبح ۶-۳۰ بجے تا ۲ بجے ہوں گے۔

ناغہ بروز جمعۃ المبارک

مینیجر:- کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ

فون:- سیلز ۷۷۱　کلینک ۶۰۶　رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷